رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd L. No. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم: چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍
فی پرچہ	۱؍

جلد ۲	یکم تبوک ۱۳۲۷ ہش	۲۶ شوال ۱۳۶۷ھ	یکم ستمبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد کے بجٹ میں تین کروڑ اٹھارہ لاکھ کا خسارہ

حیدرآباد ۳۱؍ اگست۔ حیدرآباد کی مجلس قانون ساز میں وزیر خزانہ نواب معین نواز جنگ نے بتایا کہ گذشتہ مالی سال میں حکومت کو چار کروڑ ۴۳ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا۔ آئندہ سال تین کروڑ اٹھارہ لاکھ کے خسارہ کی توقع ہے یہ خسارہ ٹیکسوں کے علاوہ ایک ارب ایک کروڑ روپے کی اس رقم سے پورا کیا جائے گا۔ جو جنگ کے ایام میں محفوظ رکھی گئی تھی۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ اس خسارہ کی وجہ انڈین یونین کی طرف سے ریاست کی اقتصادی ناکہ بندی اور حملہ کے خدشہ کے پیش نظر حفاظتی تدابیر کا خرچ ہے۔

ہندوستان بیرونی ممالک سے حسب ضرورت اناج حاصل نہ کرسکیگا

غذائی صورت حال پر برما کی خانہ جنگی اور پاکستانی دریاؤں کے سیلاب کا اثر

نئی دہلی ۳۱؍ اگست۔ برما کی خانہ جنگی، پاکستانی دریاؤں میں سیلاب اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں مون سون ہواؤں کی مسلسل کرم فرمائی کی وجہ سے ہندوستان کی غذائی صورت حال کے اور زیادہ نازک ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ برما نے اس سال ۵ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن چاول دینے کا وعدہ کیا تھا جس میں سے اس نے ابھی صرف ۴ لاکھ ۴۵ ہزار ٹن چاول دیا ہے باقی ایک لاکھ ۳۴ ہزار چاول ملنے کی فی الحال کوئی امید نہیں ہے اس کا ملنا جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ برما کی اندرونی گڑبڑ سکون پذیر ہو جائے۔ پاکستان کیلئے بھی اب ایک لاکھ ۵۰ ہزار ٹن اناج کا وعدہ ایفاء کرنا مشکل نظر آرہا ہے کیونکہ دریاؤں میں سیلاب کی وجہ سے اس کی چاول کی فصل کو پہلے ہی کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ ادھر ہندوستان میں بھی بارش کی زیادتی کی وجہ سے امید افزا فصلوں کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

سلامتی کونسل نے کشمیر پر بحث کی تجویز کو مسترد کر دیا

نو ممبروں نے رائے شماری کا حق استعمال نہ کیا

لیک سیکس ۳۱؍ اگست۔ کل رات سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر پر بحث کی تجویز کو مسترد کر دیا صرف دو ووٹ اس تجویز کے حق میں تھے۔ اور باقی نو ممبران نے اس مسئلہ پر رائے شماری کا حق استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ کل ہنگامی اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر کوئی بحث نہیں ہو سکی۔ امریکہ۔ برطانیہ اور شام اسی خیال کے حق میں تھے۔ کہ نہ کشمیر اور نہ فلسطین کی موجودہ صورت حال ایسی نازک صورت اختیار کر گئی ہے کہ جس کے پیش نظر کسی ہنگامی اجلاس کا انعقاد ضروری خیال کیا جا سکے۔

پاکستان اور افغانستان کے باہمی تعلقات اب بہت زیادہ مضبوط ہو جائینگے

سردار شاہ محمود۔ وزیر اعظم افغانستان کی تقریر

کابل ۳۱؍ اگست کل رات افغانستان کا جشن استقلال ختم ہو گیا۔ جشن کی آخری تقریب وہ دعوت تھی جو سردار شاہ محمود وزیر اعظم افغانستان کی طرف سے پاکستان کے شاعروں، مغربی پنجاب کی فٹ بال ٹیم اور پاکستان سفارت خانے کے ممبروں کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ سردار محمود شاہ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے باہمی تعلقات اب بہت زیادہ مضبوط ہو جائینگے افغانستان کے باشندوں کو پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے گہری ہمدردی اور محبت ہے۔ سردار نجیب اللہ خاں وزیر تعلیم نے بھی پاکستان سے آئے ہوئے مہمانوں کو ایک دعوت دی۔ آپ نے کہا۔ جس گرم جوشی سے پاکستان ہمارے جشن استقلال میں شریک ہوا ہے۔ ہم اس کیلئے از حد ممنون ہیں۔ آپ نے کہا بعض خود غرض اشخاص دونوں اسلامی مملکتوں کے تعلقات کو خراب کرنے کیلئے کچھ عرصہ سے نہایت شرانگیز پراپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ ہمیں ان سے خبردار رہنا چاہیئے۔

چودھری خلیق الزمان نے اسلامیان پاکستان کے دلی جذبات کی ترجمانی کی ہے

لاہور ——— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۳۱؍ اگست

لاہور کے اعلیٰ سیاسی حلقوں میں آل پاکستان مسلم لیگ کے ناظم چودھری خلیق الزمان کی اُس تقریر پر جو آپ نے پاکستان کے دولت مشترکہ برطانیہ سے نکل جانے کے سلسلے میں کی ہے بڑے اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اسی سلسلے میں آج مغربی پنجاب کی اسمبلی کے ایک ممتاز رکن نے کہا۔ یہ تقریر پڑھ کر میرے دماغ سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہے۔ برطانیہ کے تقسیم ہندوستان کے وقت سے لیکر پاکستان کے خلاف آج تک کے جارحانہ اقدامات۔ ہندوستان کی ناجائز طرفداری اور کشمیر و حیدرآباد کے معاملے میں جانبدارانہ روش اس بات کی مقتضی ہے کہ پاکستان اس حلیف کی دوستی سے ہاتھ اٹھائے۔

آخر میں آپ نے فرمایا چودھری خلیق الزمان نے اس بات کا اظہار کر کے اسلامیان پاکستان کے دلی جذبات کی ترجمانی کی ہے۔

انڈو پاکستان لیگ کے لٹریچر کے سلسلے میں خانہ تلاشیاں

لاہور ۳۱؍ اگست حکومت مغربی پنجاب نے انڈو پاکستان اسلام لیگ کی طرف سے یا اسکے کسی ممبر کی طرف سے کوئی خط، پمفلٹ یا کوئی اور مسودہ چھاپنا بانٹنا غیر قانونی قرار دیا ہے۔ اس امتناعی حکم کے بعد لاہور میں سی آئی ڈی نے ۲۲ آدمیوں کی خانہ تلاشی لی ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان اور کشمیر کمیشن کے درمیان مذاکرات

کراچی ۳۱؍ اگست کشمیر کمیشن اور پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے درمیان آج پھر طویل ملاقات ہوئی جس میں کمیشن کے ممبروں نے التوائے جنگ کی تجویز کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کی۔

ہندوستان کا نیا وزیر داخلہ

نئی دہلی ۳۱؍ اگست معلوم ہوا ہے کہ ریلوے کے وزیر ڈاکٹر جان متھائی عنقریب وزارت خزانہ کا چارج سنبھال لینگے اور ان کی جگہ مجلس آئین ساز کے رکن مسٹر کے۔ سنتھانم کو ریلوں کے محکمے کا وزیر مقرر کیا جائے گا۔

اچھوت پاکستان کے سچے دل سے وفادار ہیں

لاہور ۳۱؍ اگست حکومت پاکستان نے اعلیٰ سرکاری ملازمتوں میں اچھوتوں کے لئے چھ فیصدی کا جو کوٹہ مقرر کیا ہے اُس پر آج مغربی پنجاب کی اچھوت فیڈریشن کے صدر نے اظہار اطمینان کیا ہے اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا حکومت کے اس اقدام سے پاکستان کے اچھوتوں میں اطمینان و مسرت کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ آپنے کہا اچھوت تمام کے تمام پاکستان کے سچے دل سے وفادار ہیں۔

انڈین پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے متعلق تصریحات

نئی دہلی ۳۱؍ اگست۔ انڈین پارلیمنٹ میں سردار پٹیل نے کہا حیدرآباد نے یو۔ این۔ او میں معاملہ لیجا کر معاہدہ جاریہ کی پھر خلاف ورزی کی ہے۔

آپ نے کہا یو۔ این۔ او میں جانے والے حیدرآبادی وفد کو ہم پوری سہولتیں مہیا کرینگے۔ آپنے اس اطلاع کی تردید کی کہ حال ہی میں مسٹر سی۔ راجگوپال اچاریہ نے نظام دکن کو خط لکھا ہے بعض ممبروں کے مطالبہ پر پنڈت نہرو نے کہا میرے نزدیک حیدرآباد اور کشمیر کے معاملہ پر بحث کرنا قبل از وقت ہے۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

شاہ عبداللہ والیٔ شرق الاردن سے احمدی مبلغ کی ملاقات

حضرت امیر المومنین کے پیغام کا عقیدتمندانہ جواب — ملاقات ۲۵ منٹ تک جاری رہی

مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مولوی فاضل - مجاہد تحریک جدید از عمان

اس ملاقات کی مختصر کیفیت احباب جماعت و قارئین الفضل کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔

مورخہ ۱۰ ارمئی ۱۹۴۸ء کو شاہی محل (قصر رغدان) واقعہ عمان میں جاکر شاہی دفتر کے چیف سیکرٹری سے ملاقات کرکے ہز میجسٹی بادشاہ معظم سے شرف باریابی حاصل کرنے کیلئے دوسرے دن صبح سات بجے کا وقت حاصل کیا۔ چنانچہ اگلے دن مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۸ء ملاقات کے لئے وقت مقررہ پر شاہی محل میں پہنچ گیا اور سات بجکر ۵ منٹ پر بادشاہ معظم سے ملاقات کی۔

میرے داخل ہونے پر آپ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور دو تین بار "اھلاً وسھلاً ومرحبا" کے الفاظ کے ساتھ جن میں شفقت و محبت اور عظمت ٹپکتی تھی۔ آپ نے خوش آمدید کہا اور مصافحہ کیا۔

اسکے بعد میں نے بیت المقدس میں آپ سے مصافحہ کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ عید الاضحی سے دو یوم قبل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء آپ سے حرم شریف مسجد اقصیٰ میں مصافحہ کا شرف حاصل ہونے کے وقت سے ملاقات کی خواہش دل میں رکھتا تھا۔ جب میں نے آپ سے اپنے مصافحہ کرنے اور آئندہ ملاقات کی خواہش کا ذکر اپنے ایک خط میں حضرت امام جماعت احمدیہ سے کیا تو حضور نے آپ تک پہنچانے کے لئے ایک پیغام بھجوایا۔ یہ پیغام اردو زبان میں ہے۔ جس کا عربی میں ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت امیر المومنین کے پیغام پڑھے جانے کے بعد اس کے جواب میں بادشاہ سلامت نے ایک شاندار اور پُر از حقائق عبارت جو آپ کے قلب کی آئینہ دار ہے لکھوائی۔ جس میں آپ نے اس خاکسار کو ایک نہایت درجہ غیر معمولی عزت کے خطاب سے سرفراز فرماتے ہوئے میرے لئے لفظ "صدیقی" (یعنی دوست) استعمال کیا۔ اور فرمایا کہ:۔

بحضور حضرت امام جماعت احمدیہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"آپ کا پیغام ہمارے دوست رشید احمد صاحب احمدی نے مجھے پڑھکر سنایا ہے جس کے خوبصورت اور پاکیزہ جملوں کے شروع میں جو مجھ سے اور میرے والد صاحب مرحوم اور میرے بھائی (اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں) سے متعلق ہیں۔

آپ کا سلام بھی مجھے پہنچایا ہے۔

میں آپ کی اس یاد کے لئے شکر گذار ہوں اور ایک مسلمان جس طرح ایک مسلمان کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ میں نے بھی اس پر آپ کی بہت تعریف کی ہے (بارگاہ الٰہی سے) آپ کو جزائے خیر عطا کی جائے۔ اور آپ کو برکت حاصل ہو۔

اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ہم آپ کو کسی وقت تمام کے تمام مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان حالت میں پہنچا ہوا دیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باشندگان پاکستان کیلئے

خاندان سادات کے عرب بادشاہ کا التفات خاص

جلالۃ الملک المعظم نے آخر میں اپنے پیغام کو جدید دولت اسلامیہ پاکستان کے باشندگان کی طرف اپنی خاص توجہ والتفات کے اظہار کے ساتھ ان الفاظ پر ختم کیا کہ:۔

اور میں یہاں اپنے پاکستان کے رہنے والے ہر بھائی کی جب بھی ضرورت پڑے۔ مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(شاہی دستخط) عبداللہ" عمان الشرق الاردن

۳ رجب ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۴۸ء

آپ کا تحریر کروایا ہوا یہ جواب قلمبند کرنے کے بعد اس کاغذ کو دستخط فرما دینے کے لئے پیش کیا۔ سرخ سیاہی سے آپ نے دستخط اس پر ثبت فرما دیئے۔

اس کے علاوہ میں نے اپنی کاپی پیش کرکے اس پر کچھ تحریر کر دینے کی خواہش کی اس پر آپ نے حسب ذیل عبارت تحریر فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدہ واصلی علی نبیہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین۔

انی اثبت بھذا الدفتر المبارک للمبشر الاسلامی السید رشید احمد جغتائی الاحمدی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ و احییہ وجمیع المسلمین بتحیۃ السلام۔ عبداللہ (مہر)

۳ رجب الغراء ۱۳۶۷ھ عمان شرق الاردن

ترجمہ:۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس عبارت کو شروع کرتا ہوں۔ اور میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ اور اسکے نبی کریم نیز آپ کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجتا ہوں یقیناً میں احمدی مبلغ اسلام مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کی اس بابرکت کاپی میں کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر کرتا ہوں۔ اور میں مولوی صاحب کو سلام علیکم کا تحفہ دیتا ہوں۔ نیز تمام مسلمانوں کو بھی والسلام (شاہی دستخط) عبداللہ۔ ۳ رجب ۱۳۶۷ھ

(شاہی دفتر کی مہر) الدیوان الہاشمی۔ عمان شرق الاردن"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تبلیغی لٹریچر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی فوٹو (البم) کے تھیلے میں سے میں نے احمدیہ البم (ALBUM) نکال کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی فوٹو آپ کے سامنے رکھی کہ یہ پیغام ان کی طرف سے تھا۔ فوٹو دیکھتے ہی آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ:۔

"ما احلیٰ ھذہ الصورۃ"

یعنی کتنی ہی پیاری یہ تصویر ہے اور کافی غور سے دیکھتے رہے۔ اس کے بعد میں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو بھی آپ کے سامنے رکھی اور عرض کیا کہ یہ تصویر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت میرزا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے جسے کافی غور سے دیکھا اور اسکے نیچے انگریزی میں چھپے ہوئے الفاظ میں آپ کا نام اور خداوند تعالےٰ کی طرف سے آپ کا منصب بھی خود آہستہ آہستہ پڑھا حضرت امیر المومنین کا نام بھی آپ نے انگریزی میں پڑھ لیا تھا

فلسطین کی بابت حضرت امیر المومنین کا مضمون } اس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مضمون بابت تقسیم فلسطین اور مجلس اقوام "مطبوعہ "الفضل" ۱۱ دسمبر ۱۹۴۷ء" کے عربی ترجمہ پرمشتمل ٹریکٹ جسے مکرمی چوہدری محمد شریف صاحب فاضل انچارج احمدیہ مشن بلاد عربیہ نے ترجمہ کرکے عربی ممالک میں شائع فرمایا) کے دو نسخے آپ کو دیئے۔

جسے آپ نے بخوشی قبول فرمایا اور سارے ٹریکٹ پر ایک عام نظر ڈالتے ہوئے جب اس میں جنرل سمطس کا نام دیکھا تو آپ کی زبان سے اسکے متعلق "دشمن فلسطین" کے الفاظ نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں اسے غور سے پڑھونگا۔ اور انشاء اللہ فائدہ اٹھاؤں گا"۔

دعوت قہوہ اس خیال سے کہ جلالۃ الملک المعظم کا قیمتی وقت کافی لے چکا ہوں میں چلنے کے لئے تیار ہونے لگا۔ کہ اتنے میں قہوہ پلانے والا جسے آپ نے مقررہ اشارہ سے بلایا تھا۔ داخل ہوا۔ میرے چلنے کے لئے اجازت حاصل کرنیکے واسطے اٹھ کھڑا ہونے کو دیکھ کر۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ "کیا آپ قہوہ نہیں پئیں گے؟" تب میں یہ کہتے ہوئے کہ بادشاہ کی طرف سے پیش کیا جانے والا قہوہ بھلا کیونکر نہ پیونگا اسے تو بصد احترام وخوشی سے پیوں گا۔ میں پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

قہوہ پینے کے بعد میں نے آپ سے اجازت لے کر اپنی ایک خواب جو ۵ فروری ۱۹۴۸ء کو کبابیر۔ حیفا میں دیکھی تھی جس میں آپ سے ملاقات اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالمقابلہ کی بابت بھی گفتگو ہوئی تھی۔ آپ کو سنائی۔

اتفاق سے میری اس ملاقات سے ایک دن قبل چوہدری صاحب موصوف کے دمشق (الشام) میں لیک سیکسس (امریکہ) سے سلامتی کونسل کے اجلاس میں سے واپس پاکستان کی طرف جاتے ہوئے تشریف آوری کا ذکر ایک اخبار میں میں نے پڑھا تھا۔ چنانچہ اس ملاقات میں بھی سلسلہ گفتگو چند منٹ چوہدری صاحب موصوف کی شخصیت کے متعلق جاری رہا۔

دولت پاکستان کیساتھ شرق الاردن کے روابط (اتحاد و اتفاق) } آخر میں مملکت شرق الاردن کے دولت پاکستان کے ساتھ تعلقات اتحاد و اتفاق کی بابت آپ گفتگو فرماتے رہے اور فرمایا کہ ہماری طرف سے تو بفضلہ تعالیٰ وہاں سفیر (وزیر مفوض) بھجوایا جا چکا ہے۔ حکومت ہندوستان کی طرف سے مصر میں مقرر شدہ سفیر کے شرق الاردن کے لئے بھی سفیر مقرر کئے جانے کا بھی آپ نے ذکر فرمایا۔

اسکے بعد میں نے آپ کے قیمتی وقت کے مدنظر آپ سے اجازت چاہتے ہوئے آپ سے مصافحہ کیا آپ نے محبت و شفقت بھرے الفاظ میں مجھے الوداع کہا۔ اور ۷ بجکر ۲۵ منٹ پر میں کمرہ سے باہر آگیا۔

درخواست دعا } احباب جماعت سے دعا کے لئے التجا کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اس طبقہ (امراء و بادشاہوں) کا بھی حق ہے کہ حضور پر ایمان لاویں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رؤیا کے مطابق ان کے آپ پر ایمان لانے اور جماعت میں شامل ہونے کی صراحت سے پیشگوئی موجود ہے۔

خطوط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
یکم ستمبر ۱۹۴۸ء

اختیار سماعت

انڈین یونین نے پاکستان کے خلاف یو این او میں معاملہ کشمیر کے متعلق خود مقدمہ دائر کیا۔ جب پاکستان نے بالمقابل اس پر الزام لگائے اور جوناگڑھ، مسلمانوں کے قتل عام اور معاہدوں کی خلاف ورزی وغیرہ کے بارے میں تحقیقات کا مطالبہ کیا تو انڈین یونین نے سوفسطائی استدلال سے کوشش کی کہ ان معاملات کی تحقیقات نہ ہونے پائے۔ کبھی تو کہا کہ حفاظتی مجلس کو اختیار سماعت ہی حاصل نہیں اور کبھی کہا کہ تحقیقات کا کوئی فائدہ نہیں اور کبھی کوئی عذر اور کبھی کوئی اور محض اسلئے پیش کر دیا کہ اصلاً تحقیقات ہونے ہی نہ پائے۔ سمجھنے والے سمجھ گئے کہ انڈین یونین کیوں تحقیقات سے گریز کرتی ہے۔ اور بات بھی صاف ہے کہ اگر انڈین یونین کا دامن ان گناہوں سے پاک ہے جنکا پاکستان اس پر الزام لگاتا ہے۔ تو اس کو تحقیقات سے ڈر کس بات کا

آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

اسکے اس رویہ سے انڈین یونین کے خلاف قبل از وقت دنیا کو رائے قائم کرنے کا موقع مل گیا۔ اور اس نے سمجھ لیا کہ دال میں کالا ضرور ہے ورنہ حقیقت حال سے پردہ نہ اٹھانے پر وہ اتنی مصر کیوں ہے۔

اس سے انڈین یونین کی وہ بدنامی ہوئی جس کا اسکے بڑے بڑے لیڈروں کو بھی اعتراف کرنا پڑا

افسوس ہے کہ اس تلخ تجربہ کے بعد بھی انڈین یونین اس روش کو پھر حیدرآباد کے معاملہ میں اختیار کر رہی ہے۔ اور کوشش کر رہی ہے کہ حیدرآباد کا معاملہ یو این او میں پیش نہ ہو سکے پھر یو این او کو اختیار سماعت نہ ہونے کے متعلق ہند اور برطانیہ میں لمبے چوڑے بیان دیئے جا رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہند کا نجی معاملہ ہے اقوام متحدہ کی انجمن میں پیش نہیں ہو سکتا اور حیدرآباد کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ دنیا کی اس عظیم الشان عدالت سے فیصلہ کا طالب ہو اور عدل و انصاف کے لئے اس کی ثالثی چاہے۔

ایک طرف تو اس کی یہ پوزیشن ہے مگر دوسری طرف وہ حیدرآباد پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ وہ ہند سے الجھنے کی تیاریاں کر رہا ہے اور باہر سے دھڑا دھڑ اسلحہ درآمد کر رہا ہے۔ اور باوجودیکہ انڈین یونین نے اس کی سخت ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ وہ اسلحہ کی درآمد کو روک نہیں سکتی۔ حالانکہ حیدرآباد میں باہر سے اسلحہ انڈین علاقے سے گزر کر داخل ہو سکتے ہیں۔ سوال ہوتا ہے کہ جس ریاست کے ذرائع اتنے وسیع ہیں کہ باوجود چاروں طرف سے انڈین یونین کے علاقہ سے گھری ہوئی ہونیکے باہر سے اس طرح اسلحہ درآمد کر سکتی ہے کہ انڈین یونین کو کانوں کان خبر نہیں ہو سکتی۔ اس ریاست کے تعلقات انڈین یونین سے کس طرح نجی حیثیت رکھتے ہیں۔ قانونی نازک خیالیوں کو تو الگ رہنے دیجئے۔ سوال تو یہ ہے کہ جس ملک پر حملہ کرنے سے انڈین یونین خوفزدہ ہے اور باوجود بار بار دھمکیاں دینے کے سوا سرحد پر شورش برپا کرنے کے ابھی تک کچھ کرنے کی ہمت اپنے آپ میں نہیں دیکھتی۔ اس کے معاملہ کو نجی کہہ کر کس طرح چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے۔

اس کا جواب شاید یہ دیا جائے۔ کہ انڈین یونین صلح جوئی اور امن پسندی کے لئے اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ نہیں پہنچانا چاہتی اگر یہ درست ہے تو پھر وہ کیوں اس معاملہ کو یو این او میں فیصلہ نہیں ہو جانے دیتی کیوں بے بنیاد ابتدائی اعتراض اٹھا کر اپنی غیر منصفانہ ذہنیت کا پردہ چاک کر رہی ہے۔ اور اپنے لئے بدنامی خرید رہی ہے۔ علاوہ ازیں جو کچھ اس نے جوناگڑھ میں کیا۔ وہ دنیا کے سامنے ہے۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ جوناگڑھ چونکہ کمزور تھا اور اسکی بہادر فوجوں کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا تھا۔ اسلئے وہاں بے خوف و خطر اس نے چڑھائی کر دی اور حیدرآباد ذو لیا تر نوالہ نہیں ہے

ہم تو انڈین یونین کو یہی مشورہ دینگے کہ وہ حیدرآباد کے معاملہ کو یو این او میں طے ہو جانے دے۔ اور محض ابتدائی اعتراضات اٹھا کر عدل و انصاف کے راستہ میں روڑے نہ اٹکائے۔ اگر وہ حق پر ہے تو عدالت میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ آپ کو خطرہ کس بات کا ہے۔ اس جھگڑے کو طے کرنے کا یہی قریب ترین اور بہترین پرامن راستہ ہے اور اس طرح یہ برعظیم اس خون خرابہ سے بچ جائے گا۔ جس کا دوسری صورت میں خطرہ ہے۔

نسلی تعصب: جنوبی افریقہ کی یونین میں میلان کی پارٹی کے برسر اقتدار آنے سے ہندی اور پاکستانی شہریوں کے لئے خطرہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اور موجودہ حکومت نے نہ صرف ان کی نمائندگی کو ہی ختم کر دیا ہے۔ بلکہ ان کو ملک سے نکال دینے پر تل گئی ہے۔ سفید اور کالے رنگ کے امتیاز کی وجہ سے ریلوے ٹرینوں کے ڈبوں پر بھی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ اور اور بھی کئی قسم کے اقدام کئے گئے ہیں۔ جس سے ان بچاروں کی زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔ یہ ہندوستانی جن کو آج اس طرح دھتکارا جا رہا ہے۔ وہ ہیں جنہوں نے یونین کی موجودہ تعمیر میں یورپینوں سے کم حصہ نہیں لیا۔ بلکہ اگر یونین کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ یونین کی نشوونما میں زیادہ حصہ انہی کا ہے کیونکہ ان میں سے بہت سے خاندان اس وقت سے یہاں آباد چلے آتے ہیں۔ جب شروع شروع میں ان علاقوں میں یورپینوں نے بودوباش اختیار کی اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کو یہاں آباد ہوئے دو تین نسلیں ہو چکی ہیں۔ اب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ قطعہ ارضی چھوڑ کر جہاں تمہارا دل چاہتا چلے جاؤ

اس کی وجہ سوا اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ یہ سفید لوگ اپنی نسل اور رنگ پر نازاں ہیں اور محض غرور نفس کی وجہ سے کالوں کو نفرت سے دیکھتے ہیں "انصافاً" اور "اخلاقاً" اگر پوچھا جائے کہ اگر کالے اتنے ہی قابل نفرت ہیں تو تم ان کے ملکوں میں کیوں آئے اور ان کے وطنوں پر قبضے ناجائز کیوں کر رکھے ہیں تو اس کا جواب وہ سوا دو جس کی لاٹھی اس کی بھینس اسکے کیا دے سکتے ہیں

کتنی حیرت ہے کہ ایک طرف تو یہ مغربی اقوام "انسانی حقوق" کی تعین کے لئے کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنا عمل یہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ سفید چمڑی والوں کے سوا دوسرا کوئی انسان ہی نہیں ہے۔

بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

یہاں ایک بات ایسی ہے جس پر ہم اس برعظیم ہند کے رہنے والوں کو بھی غور کرنا چاہیے کیا یہ ہم کو اسبات کی سزا قدرت سے نہیں مل رہی کہ ہم نے بھی اپنے ملک کے کروڑوں انسانوں کو اچھوت قرار دے رکھا ہے۔ اور ان سے صدیوں سے اس سے بھی بدتر سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ جو مغربی اقوام ہم سے کر رہی ہے۔ آج ہم نام کو تو آزاد ہو گئے ہیں مگر حقیقت میں کتنے لوگ ہیں جو واقعی آزاد ہوئے ہیں ہندیونین میں تو برسر اقتدار صرف اونچ جاتی ہی نظر آتا ہے اور اگر کوئی اچھوت حکومت کے کسی عہدے پر سرفراز کیا گیا ہے تو محض اسلئے کہ اچھوتوں کو اونچ جاتی اپنے قبضہ میں رکھ سکیں افسوس ہے کہ ہندوؤں کی یہ بیماری مسلمانوں کو بھی کسی حد تک لگی ہوئی ہے۔ لیکن ہم کو امید ہے کہ پاکستان میں اس کا قلع قمع جلد ہو جائے گا۔ اگرچہ ہندیونین میں ہنوز دہلی دور است کا سا معاملہ نظر آتا ہے۔

پاکستان اور برطانیہ چوہدری خلیق الزمان کے حالیہ بیان کے متعلق جس میں آپ نے کہا ہے کہ برطانیہ کی لیبر حکومت انڈین یونین کی جانبداری کرتی رہی ہے اور اسکا رجحان پاکستان اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہے اور ممکن ہے کہ پاکستان برطانیہ سے قطع تعلق کرے اور برطانوی دولت مشترکہ سے نکل جائے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے ایک افتتاحیہ میں برطانیہ کو بری الذمہ قرار دیتے ہوئے اسکی آئینی مجبوریوں کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے

حضرت خلیفہ اول کی چند اکسیریں

(۱) زدجام عشق - مردانہ طاقت کی خاص دوا ایکماہ کیلئے بیس روپے
(۲) قرص جواھر - اعضائے رئیسہ کیلئے ۱۰۰ گولی چھ روپے
(۳) نور منجن - پائیوریا کا علاج ہے - دانت محفوظ رکھتا ہے دو روپے
(۴) سرمہ مبارک - آنکھوں کی جملہ امراض کا علاج دو روپے آٹھ آنے
(۵) انسنتین - معدہ کی اصلاح کرتی وہم اور غم دور کرتی ہے ایکماہ چھ روپے
(۶) تریاق اکفر فی شیشی دو روپے آٹھ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس آنے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے - یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے -

دواخانہ نورالدین رض جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کی زنانہ کلاس کا نتیجہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے رتن باغ لاہور

مجھے تعلیم القرآن کی زنانہ کلاس کا نتیجہ دکھایا گیا ہے جو خدا کے فضل سے بہت خوش کن اور امید افزا ہے اور مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس نتیجہ کو اپنے نوٹ کے ساتھ "الفضل" میں شائع کرا دوں۔ اور اسی غرض سے میں یہ نتیجہ اخبار میں بھجوا رہا ہوں۔ یہ کلاس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کے ماتحت جو حضور نے گذشتہ مجلس مشاورت میں فرمائی تھی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے انتظام میں جاری کی گئی تھی اور باوجود پہلا سال ہونے کے اس نے خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ قادیان سے آئی ہوئی طالبات اور لاہور کی مقامی طالبات کے علاوہ اس کلاس کی شمولیت کے لئے چینوٹ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ گجرات اور راولپنڈی وغیرہ سے طالبات آئیں۔ جن کی مجموعی تعداد ۳۴ تھی۔ گو امتحان میں صرف ۲۴ طالبات شریک ہوئیں۔ کیونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے لاہور کی دس طالبات امتحان میں شریک نہیں ہو سکیں۔ نصاب میں قرآن شریف۔ حدیث فقہ۔ علم کلام۔ تاریخ۔ عربی ادب اور فرسٹ ایڈ کے مضامین شامل تھے۔ اور تعلیم کا انتظام لجنہ اماء اللہ کی نگرانی میں بعض مخلص اور دیندار اساتذہ کے سپرد تھا۔ اور پردہ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ اور یہ ایک نہایت درجہ خوشی کی بات ہے کہ کسی قسم کی رعایت یا لحاظ داری کے بغیر سب کی سب طالبات امتحان میں کامیاب ہو گئیں (سوائے ایک کے جو کمپارٹمنٹ میں آئی ہے) اور حق یہ ہے کہ جیسا کہ سنا گیا ہے ان طالبات نے محنت میں بھی حد کر دی تھی۔ ساری کلاس میں سیدہ امۃ القدوس بیگم سلمہا جو ہمارے بڑے ماموں صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ ۴۱۱/۴۵۰ نمبر لے کر اوّل آئی ہیں۔ اور دوم نمبر پر قانتہ بیگم سلمہا بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف گوجرانوالہ نے ۴۱۰/۴۵۰ نمبر حاصل کئے ہیں اور تیسرے نمبر پر مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی لڑکی صالحہ بیگم سلمہا نے ۴۰۱/۴۵۰ نمبر لئے ہیں۔ یہ نتیجہ نہ صرف طالبات کے لئے بلکہ ان کے ساتھ اساتذہ کرام اور لجنہ اماء اللہ اور عابدہ بیگم سلمہا بنت چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم نگران کلاس کے لئے بھی قابل مبارکباد ہے۔

ہماری احمدی خواتین خدا کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص اور جذبۂ قربانی میں تو پہلے ہی نمایاں درجہ رکھتی ہیں۔ اگر جیسا کہ بفضلہ اس کے عنوان نظر آ رہے ہیں وہ علم میں بھی کمال پیدا کریں تو یہ اُن لوگوں کا ایک عملی جواب ہوگا۔ جو یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلامی پردہ عورتوں کی ترقی میں روک ہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور انسانیت کا یہ نصف جسم کم از کم احمدیت میں قومی ذمہ واریوں کو اُٹھانے کے کام میں مردوں سے کسی طرح پیچھے نہ رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور
۲۱ راگست ۱۹۴۸ء

کلاس کا تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	اسماء طالبات	کل میزان
۱	قانتہ بیگم بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف گوجرانوالہ	۴۱۰ دوم
۲	امۃ المجید بیگم بنت عبدالرحمٰن صاحب	۳۴۶
۳	سارہ بیگم بنت شیخ دوست محمد صاحب شمس	۳۲۴
۴	صفیہ بیگم بنت شیخ دوست محمد صاحب شمس	۲۷۹
۵	درینہ بیگم بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب	۳۳۸
۶	امۃ الحیٔ صابرہ بیگم بنت عبدالقدوس صاحب	۲۵۰
۷	امۃ الحیٔ بیگم بنت حکیم مرغوب اللہ صاحب	۳۳۲
۸	سیدہ سعیدہ بیگم بنت سید عبداللطیف صاحب	۳۰۶
۹	سیدہ امۃ القدوس بیگم بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ	۴۱۱ اوّل
۱۰	سیدہ آنسیہ بیگم بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ	۲۶۴
۱۱	بشارت النساء بیگم بنت غلام جیلانی صاحب	۲۳۱
۱۲	رضیہ بیگم درد بنت مولوی عبدالرحیم صاحب درد	۳۴۴
۱۳	صالحہ بیگم درد بنت مولوی عبدالرحیم صاحب درد	۴۰۱ سوم
۱۴	سیدہ امۃ الہادی بیگم بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ	۳۵۰
۱۵	حلیمہ بیگم بنت مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور	۲۲۸
۱۶	امۃ اللطیف بیگم بنت عبدالرحیم صاحب درویش قادیان	۳۵۴
۱۷	امۃ الرشید بیگم بنت عبدالرحیم صاحب درویش قادیان	۲۶۲
۱۸	ممتاز اختر بیگم بنت محمد اقبال صاحب	۳۱۶
۱۹	امۃ القیوم بیگم بنت عبدالعزیز صاحب	۳۳۲
۲۰	امۃ المنان بیگم بنت مولوی چراغ دین صاحب	۳۲۳
۲۱	ناصرہ بیگم بنت مرزا عطاء اللہ صاحب	۲۶۱
۲۲	نصیرہ بیگم مفتی بنت مفتی فضل الرحمٰن صاحب	۳۲۹
۲۳	امۃ النصیر بیگم بنت قاری محمد امین صاحب	۱۵۶ - ان کا ایک مضمون میں دوبارہ امتحان ہوگا۔
۲۴	علیمہ طاہرہ بیگم بنت محمد عامل صاحب	۲۹۵

ریویو

اچھوت اُدّہار کی حقیقت

ایک نہ دو اکٹھے آٹھ کروڑ انسانوں کی حالت اچھوت کہہ کر جیسی خراب اور خستہ ہندوستان کے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے کر رکھی ہے۔ وہ کسی سے چھپی ڈھکی نہیں۔ اس پر غضب بالائے غضب یہ کہ مگرمچھ کے آنسو بہا کر ہندو قوم کے لیڈر نہایت نمائشی طور پر اُن کی ہمدردی میں لمبے لمبے بیان ہمیشہ شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور اچھوتوں کی اصلاح کے متعلق دھواں دھار تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان بیانوں اور تقریروں میں نہ خلوص ہوتا ہے نہ حقیقت اور اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ اثر سے بالکل خالی ہوتی ہیں۔ اور اس تمام شور و غوغا سے اچھوتوں کی حالتِ زار میں ذرّہ برابر بھی فرق نہیں پڑا۔ اور نہ پڑ سکتا ہے کیونکہ ان بیانوں سے حقیقتاً یہ مقصود نہیں ہوتا۔ کہ ان بدنصیبوں کی حالت سُدھرے بلکہ اس پردہ میں ہندو اقتدار کو بحال رکھنا اور بحال کرنا منظور رہے۔ نیز اس عظیم الشان نمائشی تحریک کا ایک بہت بڑا اور نہایت اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس کی آڑ میں ہندوستان کے مُسلمانوں کی تجارتی معاشرتی اور مذہبی حالت کو کمزور کیا جائے۔ نیز ہندو مسلمانوں میں جنگ وجدل کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ مسلمان مجبور ہو کر ہندوستان سے یا تو بالکل کھل جائیں یا ہندوؤں کے غلام بنکر رہیں۔

یہ تمام حقائق نہایت محکم دلائل کے ساتھ اس عجیب و غریب کتاب میں بیان کئے گئے ہیں جس کا نام "اچھوت ادہار کی حقیقت" ہے۔ اور جسے مہاشہ فضل حسین صاحب نے نہایت صبر آزما اور بے حد کدو کاوش کے بعد عرصہ دراز میں مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کی عجیب خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ خود ہندو اخبارات۔ ہندو تصنیفات اور ہندو لیڈروں کے بیانات سے مع پورے حوالوں کے اخذ کیا گیا ہے اور اس کوشش میں جس قدر محنت مہاشہ صاحب کو برداشت کرنی پڑی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا تصوّر بھی ہم مشکل سے کر سکتے ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ کتاب اس قدر دلچسپ اور پُر لطف بن گئی ہے کہ ایک بیان پڑھ لینے کے بعد بڑے اشتیاق سے دوسرا بیان پڑھنے کا ولولہ دل میں اُٹھتا ہے۔ یہاں تک کہ ساری کتاب ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی بہترین کتاب کی تصنیف کے لئے مہاشہ صاحب یقیناً تحسین و آفرین کے مستحق ہیں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ قیمت بھی آج کل کی ہوشربا گرانی کو دیکھتے ہوئے بہت ہی کم ہے یعنی ۲۵۸ صفحات کی صرف ایک روپیہ چار آنہ ملنے کا پتہ دفتر نشر و اشاعت ۸ میکلیگن روڈ لاہور

(حضرت) مفتی محمد صادق

تعلیم الاسلام کالج لاہور

سلسلہ کی گرانبہا مرکزی جائداد کے نقصان۔ جماعت کے کثیر حصہ کی تباہ حالی۔ شدید مالی مشکلات اور بے حد نامساعد حالات کے باوجود اولوالعزم آقا تعلیم الاسلام کالج کو جاری رکھنے پر مصر ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ احمدیت کی آئندہ پود دہریت۔ کمیونزم اور مغربیت کے زہریلے ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کی بجائے صحیح اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کرے۔ اپنے بچوں کو اس قومی ادارے میں داخل کروائیے۔ کہ اس کی موجودگی میں کسی اور کالج میں تعلیم دلوانا احسان ناشناسی اور کُفرانِ نعمت ہوگا۔

داخلہ یکم اکتوبر سے دس اکتوبر تک ہوگا۔ مزید کوائف کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاسیاتِ عالم کا گردابِ بلاخیز اور مشرقِ وسطی کے اسلامی ممالک

(مسعود احمد)

دنیا کی سیاست آج جس محور کے گرد گھوم رہی ہے وہ وحدت سازی یا گروپ بندی کی ایک ایسی پر اسرار مہم ہے۔ جو خود حفاظتی کے پیش نظر آج کل بالخصوص یورپ میں بڑے زور شور سے جاری ہے۔ تمام یورپ دو سیاسی منطقوں میں تقسیم ہو چکا ہے مشرقی یورپ روس کے زیر اثر ہے اور مغربی یورپ اینگلو امریکی بلاک میں شامل ہو کر ایک الگ وحدت میں ڈھلتا چلا جا رہا ہے۔ اگر دیکھا جائے۔ تو گروپ بندی کی یہ مہم بہت حد تک یورپ میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اور اب دونوں گروپ باقی دنیا میں اپنی اپنی جمعیت کو مضبوط کرنے اور اثر و رسوخ کو بڑھانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں مشرق وسطی اور مشرق بعید پر جہاں اینگلو امریکی بلاک نے پیدا شدہ حالات میں اپنے اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے وہاں روسی جمعیت بھی ایشیا کے مختلف ممالک پر نگاہیں لگائے بیٹھی ہے۔ اور روسی ایجنٹ کمیونسٹ ورکرز کی صورت میں ایشیا کے بہت سے ممالک میں پہلے ہی سے مصروف کار ہیں۔ چنانچہ چین۔ برما اور ملایا وغیرہ میں جو خانہ جنگی جاری ہے۔ اس میں بھی پس پردہ وحدت سازی کی یہی مہم کام کر رہی ہے

یورپ کے بعد آج سب سے بڑھ کر جن علاقوں پر ان دونوں گروپوں کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں وہ مشرق وسطی کے وہ چھوٹے چھوٹے اسلامی ممالک ہیں جو فتنۂ یہود کی آڑ میں آج بڑی بڑی طاقتوں کی حصول اقتدار کی باہمی دوڑ دھوپ کی بدولت ایک خطرناک جنگ کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار ہیں دنیا کو دو سیاسی منطقوں میں منقسم کر دینے کی مذکورہ بالا مہم تو دوسری جنگ عظیم کے بعد ہی معین صورت میں شروع ہوئی ہے۔ لیکن روس اس سے بہت پہلے سے ہی مشرق وسطی میں اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی بہت سی وجوہات ہیں اور مشرق وسطی کی سیاست اور اس کی مرکزی حیثیت کو سمجھنے کے لئے ان وجوہات کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

یہ صورت حال اس حد تک ہی محدود نہیں ہے کہ اگر روس مشرق وسطی میں اپنا اثر نہ جمائے یا جمانے میں کامیاب نہ ہو تو وہ حقیقی معنوں میں ایک ایسی طاقت نہیں بن سکتا کہ اینگلو امریکی بلاک کے لئے خطرہ عظیم کا باعث ثابت ہو سکے۔ بلکہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت بننا تو رہا درکنار اس صورت میں اس کا اپنا وجود بھی سخت خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ اور ملکی دفاع کی اہم ذمہ داری کو بھی وہ کماحقہ ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا وہ حصہ جو مشرق وسطی سے ملتا ہے روس کا انتہائی اہم علاقہ ہے۔ تمام صنعتی کارخانے اسی علاقے میں ہیں۔ کاکیشیا کے تیل کے چشمے اور تمام معدنی دفینے بھی اسی حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ پس اگر ایران۔ ترکی اور مشرق وسطی کے دیگر ممالک روس کے زیر اثر نہ ہوں۔ تو ان ممالک کو Base بنا کر روس کے تمام صنعتی کارخانوں۔ تیل کے چشموں اور معدنی دولت کو نہایت قلیل وقت میں تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے۔ اور روس باوجود ایک عظیم مملکت ہونے کے عالم بیچارگی کا اسیر بنایا جا سکتا ہے۔ پس روس باقی دنیا پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے خیال سے پہلے خود حفاظتی کے پیش نظر مشرق وسطی پر اپنا اثر جمانا ضروری خیال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے جنگ ختم ہوئی ہے وہ ترکی ایران اور دیگر ملحقہ ممالک میں انگریزوں کے زائل ہونے والے اثر کی جگہ اپنا اثر قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جنگ ختم ہوتے ہی ۱۹۴۵ء میں ایران کے ساتھ اس کا جھگڑا اسی مقصد کے پیش نظر تھا ۱۹۴۶-۴۷ء میں ترکی پر دست درازی اور درہ دانیال پر اپنا حق جتانے کی سعی لاحاصل کا پس منظر بھی اسی خود حفاظتی کا شدید احساس تھا۔ انگریزوں کا اثر بے شک ان ملکوں سے زائل ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن وہ نہایت ہوشیاری سے امریکی اقتدار کے لئے جگہ خالی کرتے چلے جاتے ہیں اور روس کو آگے نہیں آنے دیتے

دوسری چیز جو روس کو اسلامی ممالک کی طرف للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے پر مجبور کر رہی ہے وہ مشرق وسطی کے تیل کے چشمے ہیں روس کی ہمیشہ سے ہی یہ خواہش رہی ہے۔ کہ تیل کے یہ چشمے اس کے قبضہ میں آ جائیں۔ اور ان سے بجائے مغربی طاقتوں کے وہ فائدہ اٹھائے۔ دوران جنگ میں اس کی یہ خواہش اور زیادہ شدت اختیار کر گئی۔ اور آج بھی بدستور بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جنگ کے زمانہ میں اس کے اپنے تیل کے چشمے دشمن کے قبضہ میں آ جانے کی وجہ سے تباہی کی نذر ہو گئے تھے۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۴۳ء میں جب طہران میں اکابرین ثلاثہ کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ تو مارشل سٹالن نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ مشرق وسطی کے تیل کا انتظام تینوں بڑوں کی مشترکہ نگرانی میں سرانجام دیا جائے۔ اور جنگی ضرورتوں کے پیش نظر تینوں ہی یکساں طور پر اس سے فائدہ اٹھا کر دشمن کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ صدر روزویلٹ نے جو مشرق وسطی کے تیل کے سب سے بڑے اجارہ دار تھے۔ اس کی سخت مخالفت کی اور مارشل سٹالن کی بات ہوا میں اڑ کر رہ گئی اس وقت سے روس اس بات کی کوشش میں ہے۔ کہ مشرق وسطی میں تیل کے چشموں پر امریکہ کی منفرد اجارہ داری ختم ہو جائے اور روس بھی اس میں کم از کم بطور حصہ دار کے ہی شریک رہے۔

تیل کی صنعت کی تباہی اور اس کی قلت روس کے لئے کچھ کم پریشان کن نہیں ۱۹۴۵ء میں اس کی تیل کی پیداوار دو کروڑ ٹن رہ گئی تھی۔ اور یہ مقدار امریکہ کی اپنی پیداوار کے دسویں حصہ سے بھی کم ہے۔ اور ایران جنوبی تیل کے چشموں کی پیداوار سے بھی زیادہ نہیں۔ روس جانتا ہے کہ تیل کی اپنی صنعت کو دوبارہ ترقی دینا اور اعلی معیار پر پہنچانا کار دارد ہے۔ اور اس کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہوگا۔ اور اندریں صورت باہر سے کافی مقدار میں تیل حاصل کرنا ناگزیر ہے۔ صنعتی ترقی اور اقتصادی برتری کا پانچ سالہ پروگرام اگر کامیابی کے ساتھ پورا ہو جائے تو ۱۹۵۱ء تک روس تمام بیرونی ذرائع سے کل ساڑھے تین کروڑ ٹن تیل حاصل کر سکے گا اور تیل کی اس کی اپنی صنعت کسی صورت میں بھی پانچ کروڑ ٹن سالانہ سے زیادہ پیدا نہ کر سکے گی۔ حالانکہ روس کی اپنی موجودہ ضروریات ۶ کروڑ ٹن سالانہ ہیں ادھر وہ مشرق وسطی کے تیل کے چشموں کی طرف للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے جن کی پیداوار دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے اندازہ ہے ۱۹۵۱ء تک مشرق وسطی میں تیل کی سالانہ پیداوار دو کروڑ ٹن سے آگے نکل جائے گی۔ اور ۱۹۶۵ء تک تو اس قدر بڑھ جائے گی کہ روس کی اپنی پیداوار اور دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی مقدار کی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہ ہو گی۔ پس روس دنیا پر چھا جانے کی خواہش میں اینگلو امریکی بلاک کے مقابل پر سر دھڑ کی بازی لگائے بیٹھا ہے مشرق وسطی کے تیل پر قبضہ جمانے کی فکر میں گھل رہا ہے۔ اور یہی تیل کے چشمے مشرق وسطی کے متعلق اس کی پالیسی کا نقطۂ مرکزی بنے ہوئے ہیں۔

تیسری اہم چیز جو مشرق وسطی کے متعلق روسی پالیسی پر اثر انداز ہو رہی ہے وہ ایک کار آمد بندرگاہ کے حصول کی دیرینہ خواہش ہے۔ روسی زعماء ۱۹۱۷ء کے انقلاب سے پہلے بھی یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ ایسی کار آمد بندرگاہ پر قبضہ کیا جائے جو بارہ مہینے کام کرتی رہے اور روس کے لئے بحیرہ روم اور بحر ہند میں جا پہنچنے کا رستہ صاف کر دے۔ انقلاب روس کے معاً بعد اگرچہ یہ مضطرب خواہش کسی قدر سکون پذیر ہو گئی تھی لیکن ترقی و عروج کی منازل طے کر لینے کے بعد اس دیرینہ خواہش کا عود کر آنا ناگزیر تھا۔ چنانچہ آج بھی یہ خواہش اس کو مضطرب کئے ہوئے ہے اور مشرق وسطی پر حصول اقتدار کی موجودہ جدوجہد اور دوڑ دھوپ کی بہت حد تک ذمہ دار قرار دی جا سکتی ہے اور فلسطین کے معاملہ میں روس کی گہری دلچسپی کو بھی اسی خواہش کی تکمیل کا ایک حصہ سمجھنا چاہیے۔

وحدت سازی کی موجودہ مہم نے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ روس اور اینگلو امریکی بلاک کی مشرق وسطی میں دلچسپی کو اور بڑھا دیا ہے۔ اور دونوں جنگی نقطۂ نگاہ سے اس اہم ترین خطۂ ارض کو اپنے اپنے زیر اثر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کام میں لا رہے ہیں۔ اگرچہ فلسطین میں یہود نامسعود کو آباد کرنے کی کوشش میں بظاہر دونوں متحد نظر آتے ہیں اور آگ اور پانی کا یہ جوڑ اس وقت عقدۂ لاینحل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے در پردہ جو خود غرضی کام کر رہی ہے وہ ایک نہ ایک دن واشگاف ہو کر اس نام نہاد اتحاد کا ایسا بھانڈا پھوڑ دے گی کہ باہمی اشتراک کا یہ روغن قاز ہی دونوں کو باہم دست و گریباں کرنے میں آگ پر تیل کا کام دے گا۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ نام نہاد اسرائیلی حکومت کی پیٹھ ٹھونکنے کے باوجود دونوں نہایت پر اسرار طریقہ سے عرب ممالک کو اپنے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور عجیب و غریب قسم کی ریشہ دوانیاں پھیلا رہے ہیں پس آج مشرق وسطی کی کامیاب سیاست کا دار و مدار اس پر ہے کہ وہ ان دونوں بلاکوں میں سے کسی کے ہتھے نہ چڑھے اور یہ چھوٹے چھوٹے اسلامی ممالک جنہیں انگریز کی چالاک سیاست ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتی ہے پاکستان کے ساتھ مل کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک علیحدہ بلاک میں متحد ہو جائیں۔ ورنہ سیاسیات عالم کا یہ گرداب بلا تمیز جو ایک ایک کر کے ہر ایک ملک کو اپنی لپیٹ میں لیتا چلا آرہا ہے۔ ان میں تفرقے کا بیج بو کر تیسری جنگ عظیم میں انکو ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہونے پر مجبور کر دے گا۔ فتنۂ یہود کی آڑ میں آج جو انہیں دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے خفیہ منصوبوں کے خلاف جنگ لڑنی پڑ رہی ہے۔ اس نے اور کچھ نہیں تو کم از کم انہیں متحد ضرور کر دیا ہے۔ اسی اتحاد میں یہود کے خلاف ان کی کامیابی کا راز مضمر ہے اور یہی اتحاد ہے جو سیاست عالم کے بھنور سے بچ نکلنے میں ان کے کام آئے گا۔ پاکستان سے لے کر ترکی تک اگر اسلامی ممالک ایک سیاسی وحدت میں ڈھل جائیں تو اس بلاک کی اہمیت روسی اور اینگلو امریکی وحدتوں کی نگاہ میں بہت بڑھ جائے گی۔ اور پھر بڑی طاقتیں جانوروں کی طرح باہر یا ہیں انہیں نہ ہانک سکیں گی۔ اور یہ اپنی متحدہ قوت کی بنا پر ان سے کامیاب طریق پر سودا کر سکیں گے۔ لیکن اگر وحدت سازی کی موجودہ مہم سے متاثر ہو کر مشرق وسطی کے عرب ممالک اپنے اس اتحاد کو محض ذاتی اغراض کی بنا پر گنوا بیٹھے تو پھر اس دنیا میں ان کا ٹھکانہ نہیں ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ ابھی ایسے کامل اتحاد کی راہ میں بعض رکاوٹیں حائل ہیں اور ایسے حوصلہ شکن حالات پیدا ہونے میں وقت لگیگا۔ کیونکہ ابھی یہ تمام ممالک اقتصادی اور تعلیمی اعتبار سے بہت پیچھے ہیں۔ اور اپنی خداداد دولت سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کے اہل نہیں ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں اپنی مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس راہ میں جتنی زیادہ سے زیادہ پیشقدمی کی جا سکے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ پاکستان جیسی عظیم مملکت قائم ہو جانے سے امید بندھتی ہے کہ جب یہ مملکت ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے اپنے پورے اوج پر پہنچے گی تو اسلامی ممالک کی بے بسی اور بیچارگی کا صحیح مداوا ہو سکیگا۔ اور ان کو اس دنیا میں آزادانہ سانس لینے اور پنپنے کا موقعہ میسر آجائیگا۔ اور وہ ایک ایسے مضبوط بلاک کی شکل اختیار کر لیں گے جو بڑی بڑی طاقتوں کے پر فریب بلاکوں سے آزاد ہوتے ہوئے اپنی طاقت اور قوت کو بڑھاتا چلا جائے گا حتی کہ

* وہ ایک ایسی طاقت بن جائے گا کہ جس پر دنیا کی حریص طاقتیں ڈورے ڈال کر اسے اپنے بین الاقوامی عزائم کو پورا کرنے کے لئے تختۂ مشق نہ بنا سکیں گی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

نرمی اور رحم سے کام لینا چاہیئے

لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
کہ اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہمیں گرلز ہائی سکول کیلئے پنجاب سرسوتی کالج کی عمارت الاٹ ہوگئی ہے۔ الحمد للہ

اب زنانہ سکول انشاء اللہ تعالی مورخہ دس ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کھل جائیگا

خدا تعالی کے فضل سے نظارت تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام نسبت روڈ لاہور پر پنجاب سرسوتی کالج کی عمارت برائے نصرت گرلز ہائی سکول الاٹ ہوگئی ہے۔ الحمد للہ ہم اس سلسلے میں تمام ان دوستوں کے شکرگذار ہیں۔ جنہوں نے اس جد و جہد میں ہماری اعانت فرمائی۔ خصوصاً قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اس سلسلے میں خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

اس سلسلے میں تمام طالبات کو جو قادیان میں ہمارے نصرت گرلز ہائی سکول میں تعلیم پاتی تھیں۔ اور استانیوں کو بھی جو آج کل موسمی تعطیلات کی وجہ سے باہر گئی ہوئی ہیں۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک لاہور پہنچ جائیں۔ تاکہ پڑھائی باقاعدہ شروع ہو جائے۔ ایسی طالبات جو سکول کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً دوسرے سکولوں میں داخل ہوگئی تھیں۔ براہ کرم اپنے سرٹیفکیٹ لیکر فوراً نصرت گرلز سکول میں داخل ہونے کا انتظام فرما دیں

(قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت)

تبلیغ کے معاملے میں

بہائیوں کا طرز عمل

مکرمی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل انچارج دار التبلیغ کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۵ راگست کو وہ بہائیوں کو مرکز میں مقررہ گفتگو کے لئے گئے۔ اس موقعہ پر انہوں نے اپنی کتب دکھانے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ مگر جب وہ تین آدمی وہاں گئے تو بہائی مرکز کے انچارج صابری صاحب نے کہا کہ صرف "اقدس" دکھائیں گے۔ مگر صرف ایک شخص کو دوسرا پاس کوئی نہ ہوگا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اکیلے ہی کتاب دیکھی۔ لیکن جب وہاں سے ایک عبارت نوٹ کرنی چاہی۔ تو صابری صاحب نے کتاب واپس لے لی کہ نہ کوئی حوالہ نوٹ کرنے کی اجازت ہے۔ نہ کسی عبارت کے مقابلہ کی اجازت ہے۔ جب ان سے یہ سوال کئے گئے۔ کہ بہائی شریعت نے قرآن کریم کے بیان محرمات نکاح میں کیا نقص دیکھا کہ صرف باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام قرار دیا باقیوں سے نہیں قرآن پاک نے منی کو ناپاک قرار دیا۔ مگر کتاب اقدس نے اس کو پاک قرار دیا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ باب علی محمد کے بعد … ہزار سال سے پہلے بہاء اللہ اپنے معیار کے مطابق دعوی کر کے کذاب اور مفتری کیوں نہیں؟ مگر صابری صاحب ان کا کوئی جواب دینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ یہ ہے وہ حقیقت حال جس کی بنا پر قرآن کے مقابلے میں بہائی مذہب قائم کرنے کی جد و جہد کی جا رہی ہے۔ حالانکہ کوئی شخص بھی ان باتوں کے بعد ان کے عقائد پر توجہ نہیں کر سکتا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

"تعلیم الاسلام کالج لاہور"

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔"

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء)

اعلان

میرا لڑکا جس کا نام محمد ادریس ہے۔ رنگ گورا قد لمبا شکل صورت اچھی۔ گفتگو تیزی سے کرتا ہے۔ اگر کسی احمدی کے پاس آئے تو وہ اس سے کسی قسم کے لین دین کا معاملہ ہرگز نہ کریں۔ ورنہ وہ اس کے خود ذمہ دار ہوں گے اور نہ ہی اس کی باتوں پر اعتبار کیا جائے

(خاکسار یوسف مرزا)

ہر احمدی موصی بن جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا:۔

۱۔ ہر ایک احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقعہ ہے۔ کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتے تو وصیت والی قربانی کر دے۔ اور دشمن کو بتا دے۔ کہ قادیان کے نکلنے کو ہم صرف ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ مقام ہمارا اپنا ہے۔ اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہوں گی"

۲۔ "میں سمجھتا ہوں۔ اگر یہ تحریک جاری رکھی جائے۔ تو جماعت میں جس قسم کا ایمان پایا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے شاید ایک سال کے اندر اندر ہر احمدی موصی بن جائے"

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۸ء) (سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

ضرورت!

دفتر محاسب میں ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں تین اسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ کے علاوہ مہنگائی الاؤنس مبلغ -/-/۴۰ روپے اور لاہور الاؤنس حسب قواعد ملیگا۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ دفتری تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے مخاطب ہوں۔ (ایڈیٹر)

الفضل ہر صاحب استطاعت احمدی دوست کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ صرف غریب احمدی دوستوں کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ دوسروں سے مانگ کر الفضل پڑھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

اس مختصر نوٹ میں ہم آئینی بحث نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن آئینی صورت خواہ کچھ بھی ہو ہر مسلمان خاصکر پاکستانی مسلمان کو برطانوی لیبر حکومت کے اس رویہ پر سخت اعتراض ہے۔ جو اس نے ہندوستان کی آزادی کی بات چیت کے وقت سے اختیار کر رکھا ہے۔ اس معاملہ میں لیبر حکومت کی ہر حرکت کانگرس اور انڈین یونین کی ہی رعایت اور طرفداری کی طرف اشارہ کرتی ہوئی نظر آتی ہے تقسیم میں برطانوی نمائندوں نے کانگرس کے ساتھ سازش کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ وہ اب ایک راز آشکارا بن چکا ہے۔ خود لیبر حکومت نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی بے انصافیوں کا ذمہ اپنے آپ پر لینے کا اعلان کیا ہے۔ اور ان شکایتوں کی جو پاکستان اور ماؤنٹ بیٹن کے خلاف تھیں کوئی توجیہ کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھا ہے۔

اگر آئینی لحاظ سے وہ کسی نو آبادی کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی تھی۔ تو کیا اخلاقاً اس کا فرض نہ تھا کہ کم از کم ایسے طور وطریق اختیار نہ کرتی۔ جو صریحاً انڈین یونین کے ساتھ اس کی زیادہ دلچسپی کی چغلی کھا رہے ہیں۔ حیدر آباد کے معاملہ میں مسٹر اٹیلی نے جو طریق اختیار کیا ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ برطانوی لیبر حکومت ہر طرح جائز و ناجائز طریقے سے انڈین یونین کی حمایت کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

اس لئے برطانوی لیبر حکومت محض یہ کہہ کر کہ اسکی آئینی پوزیشن اسے مداخلت کی اجازت نہیں دیتی۔ اپنی بدنیتی پر پردے نہیں ڈال سکتی۔ جواب بالکل بے نقاب ہو چکی ہے۔ آزادی سے پہلے برطانیہ اس امر پر زور دیا کرتا تھا۔ کہ ہم اقلیتوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ مگر تقسیم کے وقت ایسا رویہ اختیار کیا گیا کہ سب سے بڑی اقلیت کے مٹ جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔

حفاظت قادیان کے وعدے خود بھی کرو اور دوسروں سے بھی کراؤ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ وفا (۱۶ جولائی ۱۹۴۸ء) میں فرماتے ہیں۔

"حفاظت قادیان کے وعدے جن لوگوں نے کئے تھے۔ اب وہ ان وعدوں کی ادائیگی میں بہت سستی سے کام لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر یہ واقعہ نہ ہوتا۔ اور قادیان اور مشرقی پنجاب سے ہمیں ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ تب تو سستی کی کوئی وجہ ہو سکتی تھی۔ دشمن نے جو کچھ کیا۔ اس کی وجہ سے تو لوگوں میں پہلے کی نسبت زیادہ جوش پیدا ہو جانا چاہیئے تھا۔

میرا چندہ حفاظت قادیان بیس ہزار روپیہ بنا تھا۔ جو میں نے قادیان میں ہی دے دیا تھا۔ اگر میں نے یہ رقم ادا نہ کی ہوئی ہوتی۔ تو اگر تھوڑی سے تھوڑی طاقت بھی اس کی ادائیگی کی ہوتی۔ تو میں ضرور سب سے پہلے یہ رقم ادا کرتا۔ اور ہرگز یہ عذر پیش نہ کرتا کہ چونکہ میری جائداد قادیان میں رہ گئی ہے۔ اس لئے میں یہ چندہ ادا نہیں کر سکتا۔ حق تو یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ہمارے پاس باقی رہ گئی ہے۔ تو اس میں خدا تعالےٰ کا حق سب سے مقدم ہے۔ اور ہمارا حق بعد میں ہے"

چندہ حفاظت مرکز کی وصولی کی رفتار میں ابھی بہت سستی ہے۔ عہدہ داران اور سیکرٹریان مال مقامی خصوصاً اس چندہ کی وصولی اور عدم وصولی کے ذمہ دار ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے خاص کوشش کریں۔ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ اور آمد بالمقابل کم ہو رہی ہے۔ اگر ہر جمعہ میں اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو امید ہے وصولی میں آسانی ہوگی۔ (نظارت بیت المال)

مژدہ جانفزا

تفسیر کبیر جلد اول (سورۂ بقرہ کے نو رکوع تک) مجلد دفتر میں آگئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بلا تاخیر جلد اسے حاصل کر لیں۔ ہدیہ مجلد پانچ روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودہامل روڈ لاہور

پنجاب ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ کی تعمیل میں کوتاہی

لاہور ۱۳ اگست۔ حکومت مغربی پنجاب نے صوبہ بھر میں انسپکٹروں کو ہدایات بھیجی ہیں۔ کہ وہ پنجاب ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ کی ساری دفعات پر پورا پورا عمل درآمد کرانے کا ذمہ لیں۔ ملکی تقسیم کے بعد دیکھا گیا ہے۔ کہ ایکٹ ہذا کی تعمیل میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ شروع شروع میں ۴۴ء

حلف الفضول

حلف الفضول ایک معاہدہ تھا۔ جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں دعوے نبوت سے قبل ہوا تھا۔ جس میں زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لینے والے تین فضل نام کے آدمی تھے۔ اس لئے اسکو حلف الفضول کہتے ہیں۔ اور اس معاہدہ کا مطلب یہ تھا کہ ہم مظلوموں کو ان کے حقوق دلوانے میں مدد کیا کریں گے۔ اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے گا۔ تو ہم اسکو روکیں گے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے الہام الٰہی کی بناء پر ۱۶ جولائی ۱۹۴۸ء کے خطبہ جمعہ میں حلف الفضول کی تحریک (معاملات کی صفائی اور مظلوم کی امداد کے متعلق تحریک) فرمائی تھی۔ موجودہ وقت میں خصوصاً اس تحریک میں شامل ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ دوست عہد کریں کہ وہ نہ خود کسی کا حق ماریں گے۔ اور نہ کسی کو مارنے دیں گے۔ نیز دوسرے دوستوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ تاکہ چند سالوں کے اندر ہی امانت دیانت اور عدل وانصاف لوگوں کے دلوں میں قائم ہو جائے۔

نوٹ:۔ سات دن کے استخارہ کے بعد دوست اپنے نام معہ مکمل پتہ کے تحریر کریں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودہامل روڈ لاہور

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کھل رہا ہے

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کھل رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ بچوں کو ایک دن پہلے بھیجنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی تعلیم کا ہرج نہ ہو۔ نیز والدین اور سرپرست بورڈران کی خدمت میں بھی التماس ہے۔ کہ وہ بچوں کو ایک دو دن پہلے بھجوائیں۔ اور بچوں کے اخراجات کے لئے رقوم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ کیونکہ راستہ میں ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے نیز بچوں کو اپنے ساتھ مندرجہ ذیل سامان کا لانا ضروری ہے۔

آئندہ موسم کے لئے گرم بستر۔ گلاس۔ تھالی۔ ٹرنک قریب کے اضلاع کے بورڈران چارپائیاں بھی اٹھا کر لائیں۔ ڈسپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

۴۴ء چونکہ حالات ناہموار تھے۔ اور حکومت کو نرمی برتنی پڑی تھی۔ اس لئے لوگوں میں یہ غلط فہمی پھیل گئی۔ کہ ایکٹ معطل یا منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب حالات بہتر ہیں۔ اور حکومت عام لوگوں کی اطلاع کے لئے یہ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ اس ایکٹ کی ساری دفعات پچھلے سات سالوں سے پوری طرح حاوی ہیں۔ اور انپر سختی سے عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد

کم از کم مظاہرِ ایمان یہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے۔

فوری علاج ہر مرض کا موثر فوری علاج ہے امرت دھارا سے کہیں زیادہ مفید ہے بڑی شیشی دو روپے
طبیہ عجائب گھر ۴۸۹ لاہور

حب اٹھرا رجسٹرڈ
حمل گر جانا۔ مردہ بچے پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا۔ سر پہلے دست۔ قے۔ درد پسلی غشی نمونیہ پیچش۔ سوکھا۔ زہر باد وغیرہ۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ مجرب و مستند حب اٹھرا اکسیر اعظم غیر مترقبہ ہے اسکے استعمال سے بچہ اٹھرا کے اثرات سے محفوظ مضبوط چست و چالاک ذہین اور خوبصورت پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل کورس گیارہ تولے فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل منگوانے پر تیرہ روپے بارہ آنے علاوہ محصولڈاک۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

سرحدی علاقوں میں ہندوستانی فوج کی نقل و حرکت

جنگی تیاریاں

لاہور ۳۱ اگست ۔ ہندوستان کی جنگی تیاریوں کی کئی خبریں موصول ہوئی ہیں جنہیں کہا گیا ہے کہ سڑکوں کے ساتھ ساتھ اہم مقامات پر خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دریائے بیاس کے دوسری طرف کشتیوں کا ایک بہت بڑا بیڑا اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اگر دریا کا پل کسی وجہ سے تباہ ہو جائے تو کشتیوں کو کام میں لایا جا سکے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ فوجی نقل و حرکت کو چھپانے کے لئے ان علاقوں میں کرفیو لگا دیا جاتا ہے جہاں فوج جا رہی ہوں کے لئے جاتی ہے یا عارضی طور پر رک جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سرحد کے ساتھ ساتھ سب شہروں کی آبادی بڑی تیزی سے کم ہو رہی ہے بچوں اور عورتوں کو اس سے بہت ہی پہلے شہروں سے باہر بھیجا جا چکا ہے۔ ان اطلاعات کا ذکر کرتے ہوئے ایک سرکاری افسر نے بتایا کہ حکومت حالات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

یورپ کی یونین بنانے کے متعلق اس ہفتے کانفرنس ہوگی

لندن ۳۱ اگست ۔ اس ہفتہ سوئٹزرلینڈ میں انٹرلیکن کے مقام پر یورپ کی پارلیمنٹوں کے ۲۵۰ ممبروں کا اجلاس ہوگا ۔ جس میں یورپ کے لئے ایک فیڈرل آئین مرتب کرنے پر غور کیا جائے گا اور یہ طے کیا جائے گا کہ اس آئین کے بنیادی اصول کیا ہونے چاہئیں۔ یورپین پارلیمنٹری یونین کے برطانوی لیڈروں نے جنہوں نے کہ یہ اجلاس بلایا ہے۔ واضح کیا ہے کہ ہر قوم کو اس کی آبادی کے لحاظ سے ووٹ حاصل ہونگے۔ اس اجلاس میں روس کی آہنی دیوار کے مشرق میں رہنے والی تمام اقوام کی پارلیمنٹوں اور سار کی پارلیمنٹ کو بھی نمائندگی حاصل ہوگی۔ اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے پہلے یورپی اسمبلی کے لئے کم از کم دو سکیموں کے مسودے تیار ہو جائیں گے۔ پہلی سکیم کے مطابق سپین اور مشرقی ممالک ماسوائے روس کو بھی شمولیت کی دعوت دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کا پابند رہنا منظور کریں۔ اور انسانی حقوق کے اعلان کو بھی قبول کریں۔ فیڈریشن کا نام "یورپی یونین" ہوگا۔

ہندوستانی حملہ ناکام کر دیا گیا

تراڑکھل ۳۱ اگست ۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع نے آج ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ہندوستانی فوج نے آج پونچھ کے علاقہ میں چھبہ پہاڑی پر ایک اور سخت حملہ کیا تھا مگر مجاہدین نے ان کی کوششیں خاک میں ملا دیں اور بہت سے ہندوستانیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔

اسی علاقہ میں ایک اور جگہ ہندوستان کے تازہ دم دستوں سے مجاہدین کی جھڑپ ہوئی۔ جس میں دشمن کو زک اٹھانا پڑی۔ ہندوستانی ہوائی جہازوں نے ہوائی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔

حیدرآباد کا وفدِ خیر سگالی

مشرق وسطیٰ جا رہا ہے

حیدرآباد ۳۱ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے مذہبی لیڈروں کی ایسوسی ایشن خیر سگالی کا ایک وفد مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک اور یورپ میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اس وفد کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد کی آزادی کے متعلق وہاں پراپیگنڈا کیا جائے۔ اور ان ممالک میں باہم ربط و اتحاد کی راہ نکالی جائے۔

جناح بلڈ بنک کا قیام

کراچی ۳۱ اگست ۔ جناح مرکزی ہسپتال کراچی کی مشاورتی کمیٹی نے طے کیا ہے کہ خون جمع کرنے کا بنک کھولا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں دس آدمیوں کی کمیٹی بنائی گئی ہے جو عوام کو خون جمع کرنے کا فائدہ بتائے گی۔ اس کمیٹی میں ریڈ کراس، ریڈیو، نیشنل گارڈ اور مقامی اخباروں کے نمائندے شامل ہو گئے۔

ایک اور کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو یہ تحقیقات کرے گی کہ منظور شدہ بجٹ میں ہسپتال کے بستروں کی تعداد ۲۵۰ سے ۳۰۰ کی جا سکتی ہے یا نہیں اور ہسپتال کو کن کن ماہرین کی ضرورت ہے۔

وزیر اعظم سے لیگ پارٹی کا فوری اجلاس بلانے کا مطالبہ

لاہور ۳۱ اگست ۔ مغربی پنجاب اسمبلی کے چار مہاجر ممبروں صوفی عبدالحمید، چودھری علی اکبر اور میاں باغ علی وغیرہ نے وزیر اعظم مغربی پنجاب کے نام ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ منٹگمری میں پناہ گیروں پر گولی چلنے کے واقعات پر بحث کرنے کیلئے اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا ایک فوری اجلاس طلب کریں۔

دونوں ملکوں کی کانفرنس

کراچی ۳۱ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے بڑے سرکاری افسروں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں اس مسئلے پر بحث کی جائے گی کہ ہندوستان نے مغربی پاکستان سے ہندوستان جانے والے مسلمانوں کے لئے پرمٹ سسٹم کیوں جاری کیا ہے۔ اس کانفرنس کے مقام انعقاد اور تاریخوں کا تعین ابھی نہیں ہو سکا۔

بیروزگاروں کیلئے تربیتی مرکز

کراچی ۳۱ اگست ۔ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کی روزگار کی تبادلہ گاہوں میں ۱۸ اگست ۱۹۴۸ء تک ۵۳۳۷ مہاجرین کے نام حصول روزگار کے لئے درج کئے گئے ہیں ان میں ۱۷۸۴ مہاجرین کو روزگار مل چکا ہے۔

قیدیوں کے تبادلے میں تاخیر

کراچی ۳۱ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بعض وجوہات کی بنا پر ہندوستان اور پاکستان کے قیدیوں کا تبادلہ مقررہ تاریخ یعنی ۱۹ ستمبر کو نہیں ہو سکے گا۔

بیان کیا گیا ہے کہ سندھ اور مغربی پنجاب میں سیلاب آ جانے کی وجہ سے رسل و رسائل کے ذرائع ٹوٹ گئے ہیں۔ اس لئے بعض سیلاب زدہ علاقوں سے غیر مسلم قیدیوں کی فہرست حکومت پاکستان کی وزارت مہاجرین و بحالی کے دفتر نہیں پہنچ سکی ہے

آزاد کشمیر حکومت کے وزیر خزانہ کی اپیل

لاہور ۳۱ اگست ۔ آزاد کشمیر حکومت کے وزیر خزانہ نے پاکستانی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ آزاد کشمیر کی امداد کے لئے تمام عطیے براہ راست آسٹریلیشیا بنک راولپنڈی کو بھیجیں۔

ہندوؤں اور سکھوں میں فساد

دہلی ۳۱ اگست ۔ قطب روڈ اور پہاڑ گنج کے درمیان مسجد محلہ نبی کریم کے نزدیک ۲۷ اگست کو ہندوؤں اور سکھوں نے کرپانوں اور تلواروں سے ایک دوسرے پر حملہ کیا۔ ہر دو جانب سے لاٹھیوں کرپانوں اور کلہاڑیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا متعدد افراد مجروح ہوئے۔

پنجاب یونیورسٹی کے

چھپے رستم

لاہور ۳۱ اگست ۔ معلوم ہوا ہے آجکل یونیورسٹی کے رجسٹرار صاحب کے نام بہت سے دھمکی آمیز گمنام خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جو کم و بیش اسی مضمون پر مشتمل ہوتے ہیں کہ اگر طلباء کو امتحانات میں پاس نہ کیا گیا۔ تو بہت بری صورت حال سے دوچار ہونا پڑے گا۔ پتہ چلا ہے محکمہ تحقیقات جرائم نے ایسے چھپے رستم طلبا کا پتہ چلانا شروع کر دیا ہے۔ جو محض دھمکیاں دے دے کر ہی ڈگریاں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ محکمہ مذکور کو قوی امید ہے کہ وہ ان گمنام حضرات کا پتہ لگانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔

پاکستان میں برمی آبادکاروں کو مکمل مذہبی، تہذیبی اور اقتصادی آزادی ہے

پاکستان میں برمی سفیر اوپی کھن کے تاثرات

ڈھاکہ ۳۱ اگست ۔ پاکستان میں برمی سفیر او پی کھن آجکل مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ چٹاگانگ کاکس بازار اور بوس کا معائنہ کر کے آج وہ تین دن کے بعد ڈھاکہ پہنچے ہیں۔ جہاں انہوں نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ مجھے یہ دیکھ کر بڑا اطمینان ہوا کہ برمی آبادکاروں سے مقامی مسلمانوں کا برتاؤ بہت اچھا اور شریفانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے *

غضنفر علیخان نے شاہ ایران کی خدمت میں اپنے سفارتی کاغذات پیش کر دیئے

کراچی ۳۱ اگست گذشتہ اتوار کی صبح کو ایران میں پاکستان کے پہلے سفیر مسٹر غضنفر علیخان نے اپنی تقرری کے کاغذات شاہ ایران کی خدمت میں پیش کئے۔ مسٹر غضنفر علیخان نے سفارتی کاغذات پیش کرتے ہوئے ان سوشل، تمدنی اور مذہبی تعلقات پر روشنی ڈالی جو پاکستان اور ایران کے درمیان صدیوں سے چلے آتے ہیں۔ نیز یقین دلایا کہ دن بدن تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔

شاہ ایران نے جواب دیتے ہوئے پاکستان کے قیام پر اس کے لیڈروں اور عوام کو مبارکباد پیش فرمائی۔ اور امید ظاہر کی کہ یہ نئی اسلامی مملکت جلد ہی ایک خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بن جائے گی۔

بلا ٹکٹ سفر کرنیوالے ۱۴۳ اشخاص پر جرمانے

لاہور ۳۱ اگست لاہور اسٹیشن پر کل بلا ٹکٹ سفر کرنے والے ۱۴۳ اشخاص پکڑے گئے ان سے ۲ روپے سے لیکر سو روپیہ تک جرمانہ اسٹیشن پر ہی کیا گیا۔

* اندازے کے مطابق چٹاگانگ اس کے نواحی پہاڑی علاقہ، کاکس بازار اور بوس سال میں تقریباً ۲۹ ہزار برمی آباد ہیں۔ یہ لوگ دوسری جنگ میں یہاں آباد ہو گئے تھے اور جنرل بنڈولا کے پیرو کاروں میں سے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah